مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری۔ مدینہ منورہ

بنیاد پرست کون ہیں؟

آج کل "بنیاد پرستی" اور "بنیاد پرست" دونوں لفظ زبانوں پر بہت آرہے ہیں، درحقیقت یہ دشمنان اسلام کی ایک سازش ہے افسوس ہے کہ بہت سے نام نہاد مسلمان بھی بنیاد پرستی کے خلاف بول رہے ہیں، اوّل تو ہم اس لفظ سے متفق نہیں کیونکہ ہم اللہ جل شانہ کے سوا کسی کے پرستار نہیں، لیکن چونکہ یہ لفظ دشمنوں نے پھیلا دیا اور زبان زد ہوکر عام ہوگیا اس لیے انہی کی اصطلاح کے مطابق ہمارے مضمون میں یہ لفظ بار بار آئے گا۔

بنیاد پرست ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو اپنے دین میں مضبوط اور دینی عقائد و اعمال میں پختہ ہیں جن لوگوں نے یہ لفظ ایجاد کیا ہے ان کا مقصد صرف اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی ہے لیکن لفظ ایسا وضع کیا ہے کہ بظاہر تمام اہل مذاہب کو شامل ہے، یہ ان لوگوں کی فریب کاری ہے۔

اوّل تو یہ دیکھنا ہے کہ دنیا میں جو مذاہب ہیں ان میں عقائد اور اعمال کیا ہیں۔ غور کیا جائے تو اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب میں چند توہمات اور تخیلات اور چند اعمال کے سوا کوئی چیز نہیں ہے دنیا کے مذاہب میں صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس کے عقائد کھرے کھرے ہیں، اس کے اعمال بھی انسانیت کو شرف بخشنے والے ہیں اور اخلاق بھی انسانی اقدار کو بلند کرنے والے ہیں۔

اسلام اللہ کی توحید سکھاتا ہے اور شرک سے اور خالق کائنات کی ہر طرح کی نافرمانی سے اور بے حیائیوں سے بداخلاقیوں سے، بندوں کے حقوق مارنے سے اور ہر انسانیت سوز حرکت سے منع کرتا ہے، تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر اور اللہ کی تمام کتابوں پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے اور اسلام کا یہ دعویٰ ہے جس میں کوئی پوشیدگی نہیں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری رسول ہیں اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے یہ اعلان ڈنکے کی چوٹ ہے ببانگ دہل ہے پوری دنیا یہ جانتی ہے کہ اسلام ہی ایک جامع، کامل اور مکمل دین ہے۔ جس میں صرف عبادات ہی نہیں ہیں سیاست، معیشت، معاشرت، خلافت، حکومت، اقتصادیات حدود و قصاص اور انسانی زندگی کے ہر شعبے کے تمام احکام موجود ہیں۔

اسلام میں فرائض ہیں واجبات ہیں سنن ہیں مستحبات ہیں حلال اور حرام کی تفصیلات ہیں کھانے پینے پہننے اور رہنے سہنے حتیٰ کہ پاخانہ اور پیشاب کرنے کے احکام بھی موجود ہیں، نہ ہر چیز کھانے کی اجازت ہے

نہ ہر کپڑا پہننے کی اجازت ہے نہ ہر جگہ نگاہ ڈالنے کی اجازت ہے نہ ہر عورت سے نکاح کرنے کی اجازت ہے
ان سب باتوں سے معلوم ہوگیا کہ اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کے لوگ بنیاد پرست نہیں ہوسکتے ان کے پاس ہے ہی کیا جس پر پختہ ہوں، ان کا دین تو پارلیمنٹ اور اسمبلی کے تابع ہے جو وہاں سے پاس ہوتا ہے اسے اپنا لیتے ہیں اب دشمنان اسلام یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں جو (پختہ مسلمان) ہیں وہ ختم ہوجائیں اور جو لوگ نام کے مسلمان ہیں اسلام کے عقائد اور اعمال سے واقف نہیں جن کی ڈاڑھیاں منڈی ہوئی ہوں نمازوں کا اہتمام نہ کرتے ہوں بلکہ نماز کو بالکل چھوڑ رکھا ہو چست پتلون ان کا لباس ہو ہندوؤں میں ہندو بن جائیں اور نصاریٰ میں جائیں تو ان کے جیسے کام اور ان کے جیسی باتیں کرنے لگیں ان لوگوں سے سب تو بہں خوش ہیں۔ انہیں نہ اپنے دین کا پتہ ہے جو اس کے دعویدار ہیں اور نہ انہیں دین پر چلنے کا ارادہ ہے دشمنوں کے نزدیک یہ وہ لوگ ہیں جو بنیاد پرست نہیں ہیں۔

نصاریٰ اپنا دین تو کھو چکے ہیں تین خداؤں کے عقیدہ نے انہیں توحید سے محروم کردیا، کفارہ کے عقیدہ نے انہیں ہر گناہ پر آمادہ کردیا، انسانیت شرم و حیاء، عفت و عصمت کا خون کردیا، نفس و نظر کے بندے ہوگئے زناکاری کو انہوں نے عام کرلیا مردوں سے مردوں کے نکاح ہونے لگے غیر فطری عمل ان کا ذوق بن گیا ان کی حکومتوں نے اسے جائز قرار دے دیا ننگوں کے کلب ہیں ننگے ناچ ہیں جو کوئی نام نہاد مسلمان اپنے مذہب کی پابندیوں کو پس پشت ڈال دے اور ان کے طریقوں کو اپنالے وہ ان کو پسند ہے اس لیے وہ بنیاد پرست نہیں اور جو مسلمان اپنے دین میں مضبوط ہیں تقویٰ اختیار کرتے ہیں اسلام کے مطابق اپنی صورت رکھتے ہیں شرعی لباس پہنتے ہیں حرام چیزیں فروخت کرنے سے بچتے ہیں، سود نہیں لیتے اور مسلمانوں کو سود لینے اور سود دینے سے منع کرتے ہیں جوئے کے کاروبار سے روکتے ہیں نماز کے اوقات میں اذانیں دیتے ہیں جماعت سے نمازیں پڑھتے ہیں، فواحش اور منکرات سے روکتے ہیں، عورتوں کو پردہ کی تاکید کرتے ہیں، دینی مدارس جاری کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث پڑھاتے ہیں شرعی احکام و مسائل سکھاتے ہیں حرام چیزوں کے کھانے سے روکتے ہیں جس گائے، بکری، مرغی وغیرہ پر ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو یا غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کے کھانے سے روکتے ہیں ایسے لوگ دشمنوں کو کھٹکتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ لوگ دنیا سے ختم ہوجائیں ان کا نام بنیاد پرست رکھا ہے اگر یہ لوگ نہ رہیں گے تو ایمان و اسلام اور شرعی احکام کچھ بھی نہ رہیں گے اور جاہل لوگ باآسانی دشمنوں کے پھندے میں پھنس جائیں گے، دشمن بہت دور کی کوڑی اٹھا کر لاتے ہیں اور ہمارے اصحاب اقتدار و وزراء اور حکام کو یہ سمجھایا ہے کہ سارا جھگڑا بنیاد پرستی کی وجہ سے ہے اصحاب اقتدار پوری طرح اسلام کو پڑھتے ہیں نہ دشمنوں کی چالوں کو پہچانتے ہیں۔ دشمن نے کہا اسی کو مان لیتے ہیں اور اسی کے مطابق باتیں کرنے لگتے ہیں اس میں جہاں ان کی جہالت ہوتی ہے

وہاں یہ خوف بھی سوار ہوتا ہے کہ اگر ہم نے دشمن کی ہاں میں ہاں نہ ملائی تو ہمارا اقتدار ختم ہو جائے اور ایڈ ملنی بند ہو جائے گی، بعض اہل اقتدار کہہ چکے ہیں کہ ہم بنیاد پرستوں کی بنیادیں ختم کر دیں گے انہیں یہ پتہ نہیں کہ اس سے پہلے خود ہی ختم ہو جائیں گے بنیاد پرستی کی اصطلاح تو اب نکلی ہے اور یہ نعرہ اسی دور میں لگایا گیا ہے بغیر اس اصطلاح اور بغیر اس نعرہ کے وہ اصحاب اقتدار جو دین سے بے بہرہ تھے علماء، صلحاء، مدارس اور خانقاہوں کے خلاف مہم چلا چکے ہیں لیکن علماء اور ان کے مدارس اور حق اور حقیقت پر جمنے والے اسلامی اعمال کو اپنانے والے اب تک موجود ہیں اور موجود رہیں گے جن لوگوں نے ان کے خلاف مہم چلائی ان میں بعض مقتول ہوئے بعض معزول ہوئے بعض الیکشنوں میں ہارے بعض ملک سے دفع ہوئے۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سچ ہے کہ دین پر چلنے والے دین کو پھیلانے والے اس کے اعمال اور اخلاق کو اپنانے والے ملحدوں اور زندیقوں اور فتنہ گروں سے مقابلہ کرنے والے اہل شر کی سرکوبی کرنے والے ہمیشہ رہیں گے اور ایک دوسرے کے بعد آتے رہیں گے۔ لیجئے سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے الفاظ سن لیجئے، آپؐ نے فرمایا۔ لا یزال من امتی امۃ قائمۃ بامر اللہ لا یضرھم من خذلھم حتی یاتی امر اللہ وھم علیٰ ذالک (متفق علیہ)

ترجمہ: میری امت میں سے ایک جماعت برابر اللہ کے دین پر قائم رہے گی جو شخص ان کو بے یار و مددگار چھوڑ دے گا اور جو شخص ان کی مخالفت کرے گا انہیں ضرر نہ پہنچا سکے گا موت آنے تک برابر وہ اسی پر قائم رہیں گے۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد اور سنئے ارشاد فرمایا۔

انہ سیکون فی آخر ھذہ الامۃ قوم لھم مثل اجر اولھم یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر ویقاتلون اہل الفتن (رواہ البیھقی فی دلائل النبوۃ)

(ترجمہ): بلاشبہ اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جنہیں وہی ثواب ملے گا جو امت کے پہلے لوگوں کو ملا، یہ لوگ بھلائیوں کا حکم کریں گے اور برائیوں سے روکیں گے اور جو لوگ فتنے والے ہوں گے ان سے قتال کریں گے۔

الحمد للہ! ایسے حضرات موجود ہیں جو اس حدیث کا مصداق ہیں اسلام کے بہت سے دعویدار جنہیں فتنے اور فتنہ محبوب ہیں وہ ان اہل حق کو دہشت گرد کہتے ہیں جن لوگوں کی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف فرمائی اگر اہل دنیا ان کی برائی کریں تو انہیں اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ دشمن خوف زدہ ہیں فرانس میں اسلام پھیل رہا ہے یورپ میں چرچ بک رہے ہیں ان کی جگہ مسجدیں بن رہی ہیں، اذانوں کی گونج ہے، نمازکی پکار ہے، نئی نسل کے نوجوانوں دین نصرانیت سے بیزار ہو رہے ہیں، پادری زنا کاری کیسوں میں پکڑے جا رہے ہیں ادھر مسلمانوں میں

بیداری آرہی ہے، جہاد کے چرچے ہیں اور پختہ مسلمان ہی جہاد کی بات اٹھاتے ہیں اور اس کے فضائل بیان کرتے ہیں ان تمام وجوہ سے دشمنان اسلام لرزہ براندام ہیں اور پختہ مسلمانوں کا نام بنیاد پرست رکھ کر مسلمان ملکوں کے سربراہوں ہی کو آلہ کار بنا کر ان کو مٹانا چاہتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ یہ لوگ مٹنے والے نہیں ہیں ۔ یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون ۔

یہود و نصاریٰ نے کب اسلام کی مخالفت اور دشمنی میں کمی کی ہے جو آج کمی کر دیں گے جو لوگ ان کی شہ پہ کام کرتے ہیں ان پر افسوس ہے کہ اسلام کے دعویدار بھی ہیں اور اسلام دشمن تحریکوں کے آلہ کار بھی بنے ہوئے ہیں ہر شخص سمجھ لے کہ دنیا آنی جانی ہے فانی ہے، نہ زندگی بھروسہ ہے نہ تخت و تاج کا نہ اقتدار کی کرسی کا نہ وزارت کا سب کو مرنا ہے اور قیامت کو جی اٹھنا ہے اور اپنے اپنے اعمال کی جزا پانا ہے اگر اسلام پر مرنا ہے اور آخرت کی ذلت اور عذاب سے بچنا ہے تو دشمنان اسلام کی ہمنوائی کیوں ہو رہی ہے ؟ ان فی ذالک لذکریٰ لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید ۔

بقیہ نظام ٹیکسیشن از صفحہ ۶۴

عوام کے خون پسینے کی کمائی سے جاتی ہے ۔ ٹیکسوں کی رقوم کو اڑانے والے خود ٹیکس نا دہندگان ہیں ۔ اُن کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ٹیکس اگر داخل کیا تو رقم کہاں لگے گی ۔

تجاویز ٹیکس چونکہ مفاد عامہ کے لیے صرف مالداروں پر بقدر ضرورت بوقت ضرورت عائد ہوتا ہے اس لیے ایسا نظام وضع ہونا چاہیئے کہ غریب عوام پر اس کا بوجھ نہ پڑے ۔ زکوٰۃ کا صحیح نظام قائم کر کے اسراف اور عیاشی ختم کی جائے تاکہ ٹیکس کی ضرورت کم پڑے ۔ بالواسطہ ٹیکسوں کو ختم کر کے مالداروں کو اچھی طرح سمجھا کر اُن سے برضا و رغبت سالانہ ٹیکس وصول کیا جائے ۔ کسی شخص کی دولت معلوم کرنا مشکل کام نہیں ۔ اگر اس نظام کو ظلم و زیادتی سے پاک کر دیا گیا تو مالدار لوگ بخوشی ٹیکس ادا کریں گے ۔